فرمانِ خداوندی ہے:
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ
Verily, only Islam is the Din (Religion) before Allah
بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ (سورۂ آل عمران: آیت ۱۹)
ضرورتِ دین
حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
مؤلف
مفتی محمد راشد القادری
آزاد پبلشرز
۵۶۔ اُردو بازار کراچی
PH : 32631839,32620178
E-mail : azadpublishers@gmail.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے اُمتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ـــــــــــــ ضرورتِ دین

بفیضانِ نظر ـــــــــــــ حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ـــــــــــــ مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کمپوزنگ ـــــــــــــ سید سمیر حسین

ناشر ـــــــــــــ آزاد پبلیشرز 56 اُردو بازار کراچی

فہرست

باقی اعتقادی باتیں انہیں کے اندر آجاتی ہیں۔

سوال: توحید کے کیا معنی ہیں؟

جواب: دل سے تصدیق (ماننا) اور زبان سے اس امر کا اقرار کرنا کہ ہماری اور تمام عالم کی پیدا کرنے والی ایک ذات ہے اور وہ اللہ ربّ العزّت ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں نہ صفات میں، نہ حکومت میں نہ عبادت میں۔

اللہ تعالیٰ موجود ہے

سوال: اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر کیا دلیل ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا موجود ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کی ہستی کا یقین ہر شخص کی فطرت میں داخل ہے۔ خصوصاً مصیبتوں میں، بیماریوں میں، موت کے قریب، اکثر یہ فطرت اصلیہ ظاہر ہوجاتی ہے اور بڑے بڑے منکرین بھی خدا ہی کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں اور ان کی زبانوں پر بھی بے ساختہ خدا کا نام آہی جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے لفظِ حاضر وناظر کا استعمال درست نہیں

سوال: اللہ تعالیٰ کے لئے حاظر وناظر کا لفظ استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ زمان ومکان سے پاک ہے اور جب وہ مکان سے پاک ہے تو کسی جہت میں ہونے سے بھی پاک ہے اور اللہ عزوجل کو اوپر والا یا نیچے والا قرار دینے والے کی تکفیر کی جائے گی۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے اسی بات کو بیان کیا چنانچہ فرماتے ہیں: ''ہر جگہ میں حاضر وناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے:

4 / 6
1716.jpg

حتی کہ چاند سورج تارے حور وغلمان فرشتے بلکہ آسمان پر عیسی علیہ السلام معراج میں حضور ﷺ زمانہ سے علیحدہ ہیں۔

اور نہ ہی کوئی جگہ خدا کو گھیرے ہوئے ہے۔ خدا تعالیٰ حاضر ہے مگر بغیر جگہ کے اسی لئے قرآن کی اس آیت کو

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ

کو متشابہات سے مانا گیا ہے اور

بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٍ

وغیرہ آیات میں مفسرین فرماتے ہیں: اللہ کا علم اور اسکی قدرت عالم کو گھیرے ہوئے ہے۔ (جاء الحق ص ۱۵۷)

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشین ہوئے
وہ نبی ہیں جسکے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جسکا مکاں نہیں

حاضر وناظر (بمعنیٰ شہید وبصیر) کا عقیدہ حق ہے

سوال: اگر حاضر وناظر کہنا درست نہیں تو پھر قرآن مجید میں جو الفاظ شہید اور بصیر اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوئے ہیں ان کا کیا معنی ہیں؟

جواب: قرآن وحدیث میں جو اسماءِ الٰہیہ مذکورہ ہوئے ہیں ان کے معنی علماء کرام نے اپنی تفاسیر اور شروحات میں ذکر کر دیئے ہیں، کسی نے بھی شہید وبصیر کا ترجمہ حاضر وناظر نہیں کیا۔

وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ

اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے (البروج:۹)

And Allah is a witness over all things.

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ

بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (الحج:۱۷)

Undoubtedly, every thing is before Allah.

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ

اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (التغابن:۲)

And Allah is seeing your work.

معلوم ہوا کہ عقیدہ یہ ہے کہ ہر موجود اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور وہ اس پر گواہ ہے اور وہ ہر موجود کو دیکھتا اور جانتا ہے، یہی عقیدہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہی عقیدہ حق ہے۔ مگر اس عقیدہ کی تعبیر لفظ حاضر و ناظر سے کرنا درست نہیں۔ کیونکہ فقہاء کرام علیہم الرحمۃ نے سختی سے منع فرمایا ہے صرف ایک عبارت سے اندازہ لگائیے:

ویاحاضر یا ناظر لیس یکفر

یعنی اللہ عزوجل کو یا حاضر یا ناظر کہنے سے کافر نہ ہوگا (درمختار: ج۱ص ۳۶۱)

یعنی کافر تو نہ ہوگا لیکن قصداً ان الفاظ کا استعمال کرنے والا گمراہ و فاسق قرار پائے گا۔

اسی بات کی وضاحت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمائی ہے:

علماء کرام کو اس کے اطلاق میں یہاں تک حاجت ہوئی کہ اس پر سے نفی تکفیر فرمائی کیونکہ اُسے حاضر و ناظر نہیں کہہ سکتے، وہ شہید و بصیر ہے، حاضر و ناظر اس کی عطا سے اُس کے محبوب علیہ افضل الصلوۃ والسلام ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ: ج۲۹ص ۳۳۳ ملخصاً)